صحافت سماج کا شفاف آئینہ

مصلح الدین کاظم

عصر حاضر میں پرنٹ اور الیکٹرانک دونوں طرح کی صحافت سے انسانی زندگی کا رشتہ نہایت ہی مضبوط اور مستحکم ہوچکا ہے۔ بہت سارے لوگ جہاں ایک طرف اخبارات اور رسائل و جرائد سے وابستہ ہو کر صحافت کو فروغ دے رہے ہیں، وہیں دوسری طرف ٹی وی چینل ، وھاٹس ایپ ، فیس بک ، انسٹا گرام اور انٹرنیٹ کے توسط سے صحافت کی روایت کو عروج و ارتقاء کے مدارج طے کرانے میں اپنا کردار نبھا رہے ہیں۔ عوام بھی صحافت سے وابستہ ہوتے ہیں ، چونکہ وہ بھی اپنے ارد گرد ، ملک اور پوری دنیا کے حالات سے واقف رہنا چاہتے ہیں۔

بلاشبہ صحافت ہمارے سماج کا ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں ہمیں اپنے اردگرد اور ملک و دنیا کا پورا رنگ و روپ اور تصویر صاف ستھری اور بے داغ نظر آتی ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ابلاغ ہے جس کے توسط سے ہمیں تازہ ترین خبروں سے روشناس اور روزمرہ کے واقعات و حادثات سے باخبر کرایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ابلاغ ہے جس کی معرفت آسانی سے رائے عامہ کو ہموار کیا جاتا ہے اور سماج کی اچھائیوں اور برائیوں کو بے نقاب کیا جاتا ہے۔ نیز صالح و پاکیزہ معاشرے کی تشکیل میں بھی اس کا ناقابلِ فراموش کردار ہوتا ہے۔ یقیناً یہ فن انسانی اقدار کے تحفظ کا ضامن اور مجبور و مظلوم عوام کے لیے امید کی روشن کرن بھی ہے۔ اس پلیٹ فارم سے بڑے سے بڑا کام انجام دیا اور لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحافت کو ہمارے معاشرے میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے میں اسے انسانی سماج کے لیے سب سے مؤثر اور اہم پلیٹ فارم تصور کرتا ہوں۔ نیز سماج کا صاف، ستھرا اور شفاف آئینہ گردانتا ہوں۔

'صحافت' عربی زبان کے لفظ "صحیفہ" سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی صفحہ، کتاب، رسالہ، ورق وغیرہ کے ہیں۔ وقت مقررہ پر شائع ہونے والا مطبوع مواد بھی صحیفہ کہلاتا ہے۔ اسی طرح "جریدہ" اور "اخبار" بھی لفظ "صحیفہ" سے مستعار ہے۔ اخبار و رسائل کو ترتیب دینے اور مزین کرنے میں جن لوگوں کی شمولیت ہوتی ہے، انہیں صحافی اور اس پیشے کو صحافت کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں صحافت کو Journalism اور اس پیشہ سے وابستہ افراد کو Journalist کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مشاہیر اور اربابِ فن نے "صحافت" کی تعریف اپنے اپنے طور پر کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

برنارڈ شاہ نے صحافت کی تعریف اس طرح کی ہے:

"JournalismisLIteratureGreatAll"

میتھیو آرنلڈ نے صحافت کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"HurryainLiteratureaisJournalism"

یعنی صحافت عجلت میں لکھا گیا ادب ہے۔

ڈاکٹر محمد شاہد حسین رقمطراز ہیں:

" صحافت" خبر ہے، اطلاع ہے، جانکاری ہے۔ صحافت عوام کے لیے عوام کے بارے میں تخلیق کیا گیا وہ مواد ہے جو دن بھر کے واقعات کو تحریر میں نکھار کر، آواز میں سجا کر، تصویر میں سمو کر انسان کی اس خواہش کی تکمیل کرتی ہے، جس کے تحت وہ ہر نئی بات جاننے کے لیے بے چین رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید رقمطراز ہیں:

" صحافت ایک عظیم مشن ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو تازہ ترین خبروں سے آگاہ کیا جائے۔ عصر حاضر کے واقعات کی تشریح کی جائے اور ان کا پس منظر واضح کیا جائے تاکہ رائے عامہ کی تشکیل کا راستہ صاف ہو۔ صحافت رائے عامہ کی ترجمان اور عکاس بھی ہوتی ہے اور رائے عامہ کی رہنمائی کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ عوام کی خدمت اس کا مقصد فرض ہے۔ اس لیے صحافت معاشرے کے ایک اہم ادارے کی حیثیت رکھتی ہے۔

کنور محمد دلشاد نے اپنی تصنیف "ابلاغ نامہ" میں صحافت کو جادو قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت اور افادیت کا بایں الفاظ اعتراف کیا ہے:

" صحافت ایک جادو ہے، جس کے بول میں خیر و شر کی بجلیاں روپوش ہیں۔ ایک معمولی سی خبر، ایک افواہ یا ایک غلط بیانی کے دور رس نتائج مرتب ہوتے ہیں، جن پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کو بام عروج پر پہنچانا ہو یا مذلت میں دھکیلنا ہو، کسی تحریک کو قبولیت کی سند عطا کرنا ہوگا یا اس سے متنفر کرنا ہوگا، حکومت کی کسی پالیسی کو کامیاب بنانا یا ناکام کرنا ہو، یا مختلف اقوام میں جذبات، نفرت یا دوستی پیدا کرنا ہو تو یہ صحافت کا ادنی سا کرشمہ ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ ایک اچھا، بے باک، حق گو اخبار اچھی و سچی صحافت کرتا ہے اور مثبت صحافت کے توسط سے معاشرے میں اپنی منفرد شناخت بناتا ہے۔ دنیا اس بات کا بھی اعتراف کرتی ہے کہ اچھی اور سچی صحافت کی بدولت حکومت بنتی بھی ہے اور ٹوٹتی بھی ہے۔ گویا صحافت کے پاس بے پناہ طاقت و قوت ہوتی ہے۔ اسی لیے نپولین بوناپارٹ نے اخبار کی بے پناہ قوت اور اس کے جادوئی اثر سے متاثر ہو کر کہا تھا:

" میں سو فوجی دستوں کے مقابلے میں ایک اخبار سے زیادہ ڈرتا ہوں۔"

یقیناً صحافت ایک ایسا آلہ کار ہے جس کے سامنے تلوار بھی ہیچ و بیکار ہے۔ مشہور شاعر اکبر الہ آبادی تلوار سے زیادہ اخبار کی طاقت اور شان و شوکت کا اعتراف کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے فرمایا تھا:

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

صحافت کی دو قسمیں مشہور ہیں، جن میں سے ایک مطبوعہ صحافت ہے جس کو انگریزی میں JournalismPrint کہا جاتا ہے۔ اس صحافت میں روزنامہ، سہ روزہ اور ہفت روزہ اخبارات کے علاوہ علمی و ادبی رسائل و جرائد، پوسٹرز، اسٹکرز اور ہینڈ بلز وغیرہ شامل ہیں، البتہ ان میں روزنامہ اخبارات کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں روزانہ مختلف زبانوں میں لاکھوں اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

صحافت کی دوسری قسم برقی صحافت ہے، جس کو انگریزی میں JournalismElectronic کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، فلم، وی سی آر، سلائیڈز، اور ہیڈ پروجیکٹر وغیرہ شامل ہیں۔ صحافت خواہ پرنٹ ہو یا الیکٹرانک، دونوں طرح کی صحافت سماج کے لیے صاف و شفاف آئینہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

الیکٹرانک صحافت کی عمر بہت لمبی نہیں ہے، مگر عوام پر اس کے اثرات جلد مرتب ہوتے ہیں۔ پرنٹ صحافت کی عمر کافی طویل ہے، بلکہ یہ کہنا قطعاً بے جا نہیں ہوگا کہ زمانہ قدیم سے ہی اس کا انسانی زندگی سے اٹوٹ رشتہ رہا ہے۔ یہ امر بھی مسلم ہے کہ صحافت کو ابتداء ہی سے خبروں کی ترسیل کے ساتھ ساتھ معاشرتی بیداری کا سب سے موثر وسیلہ اور رائے عامہ ہموار کرنے میں اس کے رول کو اساسی بنیاد سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ آزادی وطن سے قبل ہمارے ملک ہندوستان میں بہت سارے سماجی کارکنوں، سیاسی لیڈروں، مفکروں اور دانشوروں نے فرسودہ معاشرتی رسوم کے خلاف عوام میں بیداری لانے اور غیر ملکی تسلط کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لیے اخبارات اور رسائل و جرائد نکالے اور اپنی بیباک نیز صداقت پر مبنی صحافت کے ذریعہ برٹش حکمرانوں کی چولیں ہلا کر رکھ دیا اور ان کے ناپاک عزائم کو تہ و بالا کر دیا، یہاں تک کہ ہندوستان چھوڑ کر انہیں اپنے ملک واپسی پر مجبور کر دیا۔

عصر حاضر میں پرنٹ اور الیکٹرانک دونوں طرح کی صحافت سے انسانی زندگی کا رشتہ نہایت ہی مضبوط اور مستحکم ہو چکا ہے۔ بہت سارے لوگ جہاں ایک طرف اخبارات اور رسائل و جرائد سے وابستہ ہو کر صحافت کو فروغ دے رہے ہیں، وہیں دوسری طرف ٹی وی چینل، واٹس ایپ، فیس بک، انسٹا گرام اور انٹرنیٹ کے توسط سے صحافت کی روایت کو عروج و ارتقاء کے مدارج طے کرانے میں اپنا کردار نبھا رہے ہیں۔ عوام بھی صحافت سے وابستہ ہوتے ہیں، چونکہ وہ بھی اپنے اردگرد، ملک اور پوری دنیا کے حالات سے واقف رہنا چاہتے ہیں۔ ویسے بھی نت نئی چیزوں کی تلاش کرنا انسانی فطرت میں ودیعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص اپنے آس پاس اور دور دراز کے حالات و کوائف اور دنیا میں رونما ہونے والے واقعات و حادثات کے بارے میں جاننے کا ہمیشہ خواہش مند اور مختلف طرح کی خبروں کو جاننے کے لیے بے چین رہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اپنی بات کہنا اور دوسروں کی بات سننا انسانی زندگی کے لیے لازم و ملزوم کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ گویا جانکاری دینا اور جانکاری لینا انسانی فطرت ہے اور یہ سب صحافت کا ہی حصہ ہے۔

انگریزی زبان میں خبر کو "NEWS" کہا جاتا ہے۔ اس کے لفظ کے چار حروف ہیں S.W. E. N. ان حروف سے چاروں سمت یعنی (North) شمال، (East) مشرق، (West) مغرب اور (South) جنوب کا علم ہوتا ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو چاروں سمت کی معلومات فراہم کرائے وہی خبرنامہ (اخبار) ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ نیوز پڑھنے اور جاننے کے متمنی ہوتے ہیں۔

(جاری)

اعلیٰ کردار اور اخلاق حسنہ کا حامل ہونا چاہیے مسلمان

قیصر محمود عراقی

قرآن حکیم میں انسانی رویوں، انسانی نفسیات اور زندگی کا مقصد تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس لئے ہر مومن یا مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن سنت کا پیروکار ہو ، اپنے جسم کے تمام اعضاء کے افعال کو اسلامی تعلیمات کے تابع رکھے، اگر انسان کا اپنے خیالات ورجحانات پر کنٹرول نہ ہو ، دل ونگاہ اور کان وزبان اسلامی تعلیمات واقدار کی پاسداری سے عاری ہوں تو ایسے انسان کیلئے جہنم میں داخلہ کی وعید سنائی گئی ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کیلئے جو نظام زندگی تجویز کیا ہے وہ دین اسلام ہے، جو قرآن و سنت پر مشتمل ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ جو بھی اللہ کی توحید و وحدانیت، حضورِ اکرمؐ کی رسالت اور آخرت پر پختہ یقین رکھتا ہے، عبادات، معاملات اور اخلاقیات میں دین اسلام کا کامل پیروکار رہتا ہے وہی سچا مسلمان ہے۔ اسلام کا بنیادی مقصد توحید ہے جس کا مطلب ہے کہ موحد زبان سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے، قلب سے اس کی تصدیق کرے اور عمل سے ثابت کر کے دکھائے کہ بجز حق باری تعالیٰ کے اور کوئی معبود نہیں اور نہ مقصود ہے، اگر زبان پر کلمہ توحید ہے تو اس کو دل کے اندر اتارنا چاہئے، تصدیق بالقلب ہونا چاہئے، قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں" (سورہ صف)۔

قرآن حکیم میں انسانی رویوں، انسانی نفسیات اور زندگی کا مقصد تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس لئے ہر مومن یا مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن سنت کا پیروکار ہو، اپنے جسم کے تمام اعضاء کے افعال کو اسلامی تعلیمات کے تابع رکھے، اگر انسان کا اپنے خیالات و رجحانات پر کنٹرول نہ ہو، دل و نگاہ اور کان و زبان اسلامی تعلیمات و اقدار کی پاسداری سے عاری ہوں تو ایسے انسان کیلئے جہنم میں داخلہ کی وعید سنائی گئی ہے۔ قلب سلیم صفائے باطن ہے، یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بدولت حاصل ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے صرف وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی، ارادہ، خواہش، تمنا یا آرزوں میں جس طرف خلوص اور اسلامی روح غالب ہوگی امر اس قدر رفع والا ہوگا، اگر نیت بد تو اعمال بھی برے اور نتیجہ بھی برا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جسم میں گوشت کا ایک لتھڑا ہے اور وہ درست ہو گیا تو پورا جسم درست ہو گیا اور اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑ گیا اور جان لو کہ وہ دل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی اصلاح پہلے اندر سے شروع ہوتی ہے، یعنی دل سے اور دل کی اصلاح توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان و یقین و تقویٰ اختیار کرنے اور اعمال صالح سرانجام دینے سے ممکن ہے۔ اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق معاملات و اخلاقیات کی پاسداری، یکسوئی، خضوع، خشوع کے ساتھ عبادات، تذکیہ نفس، طمانیت قلب کا باعث ہے، جب انسان کا دل درست ہو جاتا ہے تو انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے، انسان اعلیٰ سیرت، کردار اور اخلاق حسنہ کا مالک بن جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فتنے دل کو گھیر لیتے ہیں اور جو دل فتنوں کو نا پسند کرتا ہے اس کے دل میں ایک سفید نقطہ لگایا جاتا ہے جس سے دل صاف اور شفاف ہو جاتا ہے اور دل فتنوں کی طرف مائل رہے تو ہر فتنہ کے بدلے اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگایا جاتا ہے جس سے سیاہ ہو جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ ایسے انسان کے دل میں کجی ہوتی ہے، اس کا نفس آلودہ ہوتا ہے، ایسے شخص میں مثبت سوچ و فکر نہیں رہتی، وہ خود بھی مصائب و الام کا شکار رہتا ہے اور دوسروں کی زندگی بھی اجیرن بنائے رکھتا ہے۔ قرآن حکیم میں سابقہ امتوں کی بداعمالیوں، نافرمانیوں اور ان کی تباہی و بربادی کے قصے اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ انسان عبرت حاصل کرے، غور و فکر اور سمجھ بوجھ سے کام لے۔ نافرمانوں کے لئے کہا گیا ہے کہ ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں، ان کے دل زنگ آلودہ ہیں، ان کے کانوں، آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، دل پر مہر سے مراد یہ ہے کہ ایسے نافرمان، فاسد، فاجر، ظالم و جاہل بندوں کے دل میں قبول حق اور نفوذ خیر کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے، دلوں پر زنگ لگنے سے مراد یہ ہے کہ گناہوں کی کثرت سے ان کے دل آلودہ اور مردہ ہو جاتے ہیں، ان میں روگ پیدا ہو جاتا ہے، حقائق صحیحہ کا انعکاس ان میں نہیں ہوتا، دل سچی بات نہیں کہتے، کانوں کے پردے سے مراد یہ ہے کہ ایسے بندوں کے کام نصیحت کی بات نہیں سنتے، ان کے کان ہمہ وقت بری باتوں کو سننے کی طرف مائل رہتے ہیں، ان میں بصیرتِ چشم معدوم ہو جاتی ہے، ان کی آنکھوں سے شرم و حیا کافور ہو جاتی ہے، ایسی آنکھیں بے حیائی و بے شرمی، فتنہ و فساد کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ پاک دامن رہنے کیلئے کہا گیا ہے کہ مومنوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے، اللہ اس سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

آج کل جو ہماری حالت ہے وہ دراصل قرآن و سنت سے پہلوتہی کا نتیجہ ہے چونکہ اعمال کا سرِ چشمہ دل ہے، دل و نگاہ کی پاکیزگی میں ضابطہ اخلاق کی اساس ہے، اسلئے ہمیں انہیں نکھارنا اور سدھارنا ہوگا، جب تک ہم اپنی حالت خود نہیں بدلیں گے اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد نہیں کریگا اور نہ ہی ہدایت دیگا۔ دل کی بالیدگی، بے ضمیری، تنگ نظری اور جو بھی اخلاقی برائیاں ہیں اس سے نجات پانا اس وقت ممکن ہوگا جب عین دین اسلام کے مطابق اپنی زندگی استوار کرینگے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں فلاح و کامیابی کا راز پنہاں ہے۔ قرآن مجید غور و فکر، تدبر و تفکر، اس پر عمل اور اسوئے رسولؐ کی پیروی اس دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کے ذرائع ہیں، قرآن حکیم دلوں کے روگ کیلئے شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی رعایت، حلال و حرام کی تمیز، گناہوں سے اجتناب، نیکیوں کی رغبت دل کی اصلاح پر ہی موقوف ہے، قلب کی اصلاح پر انسان کی اصلاح کا دار و مدار ہے، اگر انسان کا دل درست ہوتا ہے تو تمام اعضا صحیح سمت میں رہتے ہیں اور اگر دل بگڑ جاتا ہے تو تمام اعضاء کے تصرفات بگڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا انسان کو ہمہ وقت اپنے دل کے معالجے اور اصلاح کی فکر کرنی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمارے دلوں کو درست فرما دے تاکہ آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

'ایکس' کی دنیا

@S.L.Kanthan

اسرائیل نے لبنان کے خلاف جنگ چھیڑنے کی دھمکی دی ہے۔ اس دوران حزب اللہ نے اسرائیل کے شہر حیفہ کے کچھ مقامات بندرگاہ اور گیس و پٹرولیم ذخائر کے ٹینکوں، فوجی اڈے اور آئرن ڈوم، بیٹریوں اور میزائل چھپائے جانے کے مقامات کی تصاویر نشر کی ہیں۔

اس دوران بی بی نتین یاہو نے امریکہ سے مزید ہتھیاروں ور جہازوں کا مطالبہ کیا ہے۔

@George Galtaway

اسرائیل نے لبنان پر حملہ کرنے کی تیاری کر چکا ہے۔ اسرائیل کے ستر ہزار فوج کو گوریلاؤں کی طرف کے یونیفارم پہنے فوجیوں کا سامنا کرنا پڑے گا جس کو پوتن کم مدد فراہم کریں گے۔

اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھئے۔

@The Lallantop

نیٹ پیپر لیک معاملہ پر بہار کی سیاست میں گرمی پیدا ہوگئی ہے۔ ڈپٹی سی ایم، وجے سنہا نے لگائے تیجسوی یادو پر پیپر لیک کرانے کے الزامات تیجسوی کے پرائیوٹ سکریٹری کا بھی نام آیا۔

@Urdu Novels

جسے پا نہیں سکتے! اسے سوچ کر خوش ہونا بھی عشق کی نشانی ہے۔

@The Jerusllam Post

اسرائیل کی فوج اور شن بیت کی اطلاعات کی بنیاد پر ایئر فورس نے حماس کے احمد حسن سلام کو نشانہ بنایا ہے۔

@Economic Times

سپریم کورٹ نے این ٹی اے بھرتی معاملہ میں ذیلی عدالتوں کو نٹ اور یو جی سی سے متعلق امور پر نوٹس جاری کیا ہے۔

@Rehlaha Tabassum

ہم کو اچھا نہیں لگتا ہے کوئی ہو ہم نام تیرا
کوئی تجھ سا ہو تو نام بھی تجھ جیسا رکھے

@The Telegraph

مرکزی حکومت خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی ہے۔

اس کو ریزرویشن کے معاملہ کو حل کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ شرد پوار

@Republic

لکھنؤ میں طلبا نے نیٹ پرچہ لیک پر ایک زبردست مظاہرہ کیا۔

@Jalal Ceesepire Now

صہیونی فوج عالمی عدالت برائے انصاف کے فیصلوں پر پابندی رہنے کے باجود رفح کی سرحد کو مٹا رہی ہے۔ 24 مئی کو اسرائیل کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ قتل عام کی روک تھام کے لیے صادر کیے گئے احکامات پر عمل کرے اور رفح میں فوری طور پر فوجی کارروائی کو موقوف کر دے۔

@NDTV

نیٹ معاملہ پر بہار میں بی جے پی اور آر جے ڈی نے ملوث ہونے پر ایک دوسرے کے خلاف الزامات عائد کیے گئے۔

@The Hindu

تمل ناڈو میں نقلی شراب پینے کے بعد 34 افراد کی موت۔ 19 جون کی واردات میں کردنا پورم میں ہوا تھا واقعہ۔ مرنے والوں میں ایک ہیجڑہ اور دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ کل 82 افراد کا اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔

@BenedictRogess

مایوس اور جھنجھلاہٹ میں پوتن اور بھی خطرناک ہوتے جارہے ہیں۔

@Mohammad Shehada

اسرائیل نے اب قبول کر لیا ہے کہ 7 اکتوبر کو (جانی ومالی) نقصان میں بہت سی ہلاکتیں فرینڈلی فائر میں ہوئی ہیں۔ خود ہماری اپنی فوج نے اپنی ہی فوجی اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ ان فیصلوں کی وجہ سے ہوا تھا جو بعد میں غلط ثابت ہوئے تھے۔

@Spurie of Congress

ہمیں وزیر تعلیم: کی نہیں بلکہ وزیروں کو تعلیم دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

@Daily Express

بی بی سی کا ایک پریزیڈینڈ دوران نشریہ ہی کینسر کے علاج پر ایک پروگرام میں ذارو قطار رو پڑے۔

@Samnath Mukherjee

یو جی سی اور نیٹ 2024 کے امتحانات منسوخ کرنے کا فیصلہ غلط ہے۔ دسویں اور بارہویں کلاس کے امتحانات بہت بڑے پیمانے کرائے جاتے ہیں اور بغیر غلطی کے کررہے ہیں۔ اس طرح جی ای ای اور سی اے ٹی کے امتحانات بھی ہوتے ہیں پر کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے۔ اس معاملہ میں ذمہ دار افسران کے ٹرانسفر ہونے چاہئیں اس کے بعد ہی جواب دہی کو طے کیا جا سکتا ہے۔

@Sanjay Singh AAP

مجھے ایک پرانے معاملہ میں سلطان پور کی کورٹ سے فائل ضمانت وارنٹ جاری ہوا ہے۔ میڈیا وارنٹ کو غیر ضمانتی بتا کر لگاتار غلط چلا رہی ہے۔ مہربانی کر کے اس غلطی کو درست کریں۔

@Al Arabiay English

میانمار کے مسلح نسلی گروپوں نے الزام لگایا ہے کہ حکمراں فوجی جنتا چین کی مصالحت سے کرائے گئے سمجھوتے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس سے شمالی حصے میں ہونے والی خلاف ورزیوں سے شہریوں کی ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔

@Hate Detctor

ہماچل پردیش کے نہان میں ایک مسلم دکاندار کو ہندوؤں کے ایک گروپ نے پولیس کی موجودگی میں لوٹ لیا۔ اس نے واٹس اپ پر جانور کی قربانی کا ایک فوٹو اپ لوڈ کیا تھا۔ تشدد کا شکار دکاندار اتر پردیش کے سہارنپور کا بتایا جاتا ہے۔ لوٹ مار اور تباہی مچانے کے بعد ایک گروپ نے نہان ڈی سی کے دفتر کے باہر جمع ہو کر نعرے لگائے اور مظاہرین، "گولی مارو سالو کو اور جے شری رام" کے نعرے لگا رہے تھے۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کیے جا رہے ہیں

ایکسیوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں